

تلاوت کے دوران مشکل قرآنی الفاظ  
کے معانی و مفہام سیکھنے کا جدید اسلوب

# کلمات القرآن الکریم

از: مولانا مفتی عبدالولی خان





[1] سورۃ فاتحہ کتابی (صحیفی)

ترتیب میں قرآن مجید کی پہلی سورت ہے۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس کے کئی نام ہیں:

الفاتحة، فاتحة الكتاب،

أم القرآن، الرقية، السبع

المثنائي، القرآن العظيم،

الصلاة وغيره، ہر نمازی کے

لیے ہر نماز میں اور ہر رکعت

میں اس کا پڑھنا واجب ہے۔

(صحیح البخاری، حدیث:

756، سنن أبي داود،

حدیث: 823)

[2] جو تمام کائنات کا رب

ہے۔ رب کے معنی: مالک،

پالنے والا، پروردگار، سید،

مرہی، منتظم، انعام کرنے

والا، مدبر اور مصلح وغیرہ ہیں۔

لفظ رب کا استعمال اضافت

کے بغیر اللہ کے سوا کسی اور

کے لیے جائز نہیں۔

[3] روزِ جزا کا

[4] تیری ہی ہم عبادت

کرتے ہیں

[5] تجھی سے ہم مدد مانگتے

ہیں

[6] ہمیں سیدھا راستہ دکھا

[7] کہ نہیں غصہ کیا گیا

[8] اور نہ وہ گمراہ ہیں

يَا أَيُّهَا: 7: سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ رُكُوعُهَا: 1

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ② الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ ③ مُلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ④ إِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ⑤ اهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِينَ

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّالِّينَ ⑦

منزل 1

يَا أَيُّهَا: 286: سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ رُكُوعُهَا: 40

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْم ① ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ②

هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ③ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ④ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ⑤

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ⑥

منزل 1

[1] اسے سورۃ بقرہ اس لیے

کہتے ہیں کہ اس سورت کی

آیت 67-71 میں گائے کا

واقعہ ذکر ہوا ہے، اسی وجہ سے

اس سورت کا نام "البقرۃ"

ہے۔ حدیث میں اس سورت

کی ایک خاص فضیلت بیان

کی گئی ہے کہ جس گھر میں اس

کی تلاوت کی جاتی ہو، اس

گھر سے شیطان بھاگ جاتا

ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:

780) 212

[2] یہ حروف مقطعات

(عِلجمدہ علیحدہ پڑھے جانے

والے حروف) ہیں، یہ

متشابہات میں سے ہیں، یعنی

أَلَمْ أَعْلَمْ بَسْمِ اللَّهِ بِذَلِكَ.

[3] کوئی شک نہیں

[4] پر ہیروز گاروں کے لیے

[5] کچھ اس میں سے جو ہم

نے انھیں دیا ہے

[6] (اللہ کی راہ میں) خرچ

کرتے ہیں

[7] جو وہی آپ پر نازل کی

گئی ہے (قرآن و سنت)

[8] یہی لوگ یقین رکھتے

ہیں



أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾  
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ  
 أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ  
 مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾  
 يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ  
 وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ  
 وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ بَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ  
 لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾  
 أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا  
 قِيلَ لَهُمْ امْنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ  
 السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾  
 وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ  
 شَيْطَانِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ ﴿١٤﴾  
 اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾

[1] فلاح پانے والے ہیں

[2] آیت: 5 تک خالص  
مومنین کے اوصاف ذکر  
ہوئے ہیں۔

[3] برابر ہے

[4] خواہ آپ انہیں ڈرائیں

[5] اللہ نے مہر لگا دی ہے

[6] پردہ

[7] آیت: 6, 7 میں خالص  
کفار کا ذکر ہوا۔ آیت:  
20-8 میں منافقین کا تذکرہ  
ہے۔

[8] وہ دھوکا بازی کرتے ہیں

[9] وہ جھوٹ بولا کرتے تھے

[10] خبردار!

[11] بے وقوف

[12] جب وہ ملتے ہیں

[13] جب اپنے شیطانوں کی  
طرف تہما ہوتے ہیں (علحدگی  
میں اپنے شیطان سرداروں  
سے ملتے ہیں)

[14] استہزا کرنے والے ہیں

[15] انہیں بڑھا تا ہے (مہلت  
دیتا ہے)

[16] اپنی سرکشی میں

[17] وہ بھٹکتے پھرتے ہیں

جیران پھرتے ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ  
 وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا  
 فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي  
 ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ﴿١٧﴾ صُمُّ بَكْمٌ عَمَىٰ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾  
 أَوْ كَصَيْبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَّجْعَلُونَ  
 أَصْبَعَهُمْ فِي أَذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوْعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللَّهُ  
 مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطِفُ أَبْصَرَهُمْ كُلًّا  
 أَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ  
 لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَرِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ  
 قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فُرْشًا  
 وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۖ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ  
 الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾  
 وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ  
 مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

[1] چنانچہ بخشش نہ ہوئی

[2] جس نے جلائی

[3] اس (آگ) نے روشن  
کر دیا[4] (دو) بہرے ہیں، گوئے  
ہیں، اندھے ہیں[5] یا (ان کی مثال) زوردار  
بارش کی سی ہے

[6] گرج اور بجلی (چمک)

[7] آسمانی بجلیوں کی وجہ سے

[8] قریب ہے

[9] کد چمک لے

[10] (تو) وہ چلنے لگتے ہیں

[11] آیت: 17, 18 میں ان  
منافقین کی مثال ہے جو دلی  
طور پر تو قطعی منکر تھے لیکن کسی  
غرض و مصلحت کی وجہ سے ظاہر  
مسلمان ہو گئے تھے۔ آیت:  
20, 19 میں ان منافقین کی  
مثال ہے جو تردد، تذبذب اور  
ضعف ایمان میں مبتلا تھے۔

[12] فرش

[13] چھت

[14] شریک (مد مقابل)

[15] تو تم ایک چھوٹی سی  
سورت لے آؤ[16] اور تم اپنے مددگاروں کو  
بلاؤ



فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا  
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۖ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا  
مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهِ مُتَشَبِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ  
وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيَ أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا  
مَّا بَعُوضَةٌ فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ  
مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ  
بِهَذَا مَثَلًا ۚ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ  
إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۖ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ  
وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ  
أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۖ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا  
فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ  
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى  
السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۖ

[1] لہذا اپنے آپ کو بچا لو  
(ذبحاؤ)

[2] جس کا اندھن

[3] وہ تیار کی گئی ہے

[4] انھیں دیا جائے گا

[5] کھانے کے لیے

[6] اور وہ انھیں باہم ملتا جلتا  
دیا جائے گا

[7] نہیں شر مانتا کہ بیان  
کرے (مثال دے)

[8] چھری کی یا جو (بڑائی یا  
حقارت میں) اس سے اوپر  
(زیادہ) ہو

[9] وہ (اللہ) گمراہ کرتا ہے

[10] وہ ہدایت دیتا ہے

[11] جو تڑپتے ہیں

[12] اس کے پختہ کر لینے کے  
بعد

[13] وہ کاٹتے ہیں

[14] کہ اسے ملایا جائے  
(اس کے مٹانے کا)

[15] تم کفر کرتے ہو

[16] پھر وہ متوجہ ہوا (تصد کیا)

[17] چنانچہ انھیں ٹھیک کر کے  
بنایا

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا  
أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ  
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۖ وَعَلَّمَ  
آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي  
بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰٓدِقِينَ ۖ قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا  
إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۖ قَالَ يٰٓأَدَمُ أَنْبِئْهُمْ  
بِأَسْمَاءِihem فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ  
إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا  
كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۖ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا  
إِلَّا إِبٰلِيسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ۖ وَقُلْنَا يٰٓأَدَمُ  
اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا  
وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّٰلِمِينَ ۖ فَآذٰهُمَا الشَّيْطٰنُ  
عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ  
عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۖ فَتَلَقٰى آدَمُ  
مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۖ

[1] یقیناً میں بنانے والا ہوں

[2] خون ہی خون بہائے گا

[3] ہم تیری پاکیزگی بیان  
کرتے ہیں

[4] اس نے انھیں پیش کیا

[5] مجھے خبر دو (بتاؤ)

[6] تو پاک ہے

[7] وہ جو تو نے ہمیں سکھایا

[8] انھیں بتا دے

[9] جو تم ظاہر کرتے ہو

[10] جو تم چھپاتے تھے

[11] اس نے انکار کیا

[12] تُو رہ/تُو سکونت اختیار کر

[13] کھلا باغ تھا

[14] چنانچہ ان دونوں کو پھسلا  
دیا

[15] تم (سب) اترو

[16] جائے قرار (ٹھکانا)

[17] ایک وقت تک

[18] پھر سکھ لیے

[19] اس سے مراد وہ کلمات  
ہیں جو سورۃ اعراف آیت:

23 میں ذکر ہیں۔

[20] چنانچہ وہ (اللہ) اس پر  
(مہربانی کے ساتھ) متوجہ ہوا



آیتھا 3

## سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

ذُكِّعَهَا 1

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ ① إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ② إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③

ذُكِّعَهَا 1

## سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

آیتھا 9

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ① الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ② يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ③ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطْبَةِ ④ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطْبَةُ ⑤ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ⑥ الَّتِي تَطْلِعُ عَلَى الْآفِدَةِ ⑦ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَدَةٌ ⑧ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ⑨

ذُكِّعَهَا 1

## سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ

آیتھا 5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ① أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ② وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤

- [1] البتہ خسارے میں ہے  
[2] ایک دوسرے کو وصیت کی  
[3] بہت طعن دینے والے  
[4] بہت غیبت کرنے والے  
[5] وہ حملہ (پکنا چور کر دینے والی جہنم) میں ضرور پھینکا جائے گا  
[6] بھڑکانی ہوئی  
[7] پہنچتی ہے (چڑھتی ہے) اثر انداز ہوتی ہے  
[8] دلوں پر  
[9] (ہر طرف سے) بند کی ہوئی ہے  
[10] لمبے لمبے ستونوں میں  
[11] ان کی چال کو  
[12] ضیاع میں ا بے کار، ضائع، باطل  
[13] جھنڈ کے جھنڈ  
[14] وہ ان پر بھیجتے تھے  
[15] ٹھکڑے  
[16] (ایسے) جیسے کھایا ہوا بھوسا

آیتھا 4

## سُورَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ

ذُكِّعَهَا 1

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يَلِفُ قُرَيْشٌ ① الْفِهْمُ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ③ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ④

ذُكِّعَهَا 1

## سُورَةُ الْمَاعُونِ مَكِّيَّةٌ

آیتھا 7

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ① فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ② وَلَا يَحِضُّ عَلَى طَعَامِ الْيُسْكِينِ ③ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ④ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ⑤ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ⑥ وَيَسْعَوْنَ الْمَاعُونَ ⑦

ذُكِّعَهَا 1

## سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

آیتھا 3

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

ذُكِّعَهَا 1

## سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ

آیتھا 6

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

- [1] قریش کو مانوس کیے جانے کی وجہ سے  
[2] سردی  
[3] گرمی، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں گرمی اور سردی کے سفر کی محبت ڈال دی، اس نعمت کی وجہ سے ان کو چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔

- [4] دھکے دیتا ہے  
[5] ترغیب نہیں دیتا، نہیں ابھارتا  
[6] غفلت کرنے والے ہیں  
[7] دکھلاوا کرتے ہیں  
[8] معمولی ضرورت کی چیزیں  
[9] تو آپ نماز پڑھیں  
[10] اور قربانی کریں  
[11] آپ کا دشمن  
[12] بڑھکتا  
[13] میں عبادت نہیں کرتا



وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۖ  
وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينٌ ۖ

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۖ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ  
اللَّهِ أَفْوَاجًا ۖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۖ

سُورَةُ اللَّهُبِّ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۖ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ  
وَمَا كَسَبَ ۖ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۖ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ  
الْحَطَبِ ۖ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۖ

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۖ اللَّهُ الصَّمَدُ ۖ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۖ  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۖ

[1] جس کی تم نے عبادت کی

[2] میرا دین ہے

[3] جب آجائے

[4] اس سے مغفرت مانگیں

[5] ٹوٹ جائیں

[6] وہ خود بھی ہلاک ہو جائے

[7] وہ ضرور داخل ہوگا

[8] جو شعلوں والی ہے

[9] لکڑیاں اٹھانے والی (کی

مذمت کرتا ہوں)

[10] اس کی گردن

[11] چھال کی مٹی ہوئی

[12] سب سے بے نیاز اور

سب اس کے محتاج ہیں

[13] نہ اس کی کوئی اولاد ہے

[14] ہمسر

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

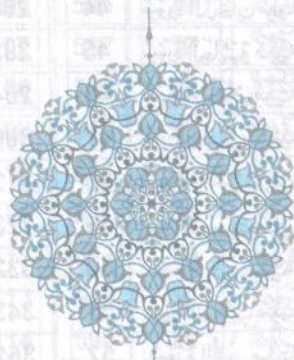
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۖ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا  
وَقَبَ ۖ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۖ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۖ

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۖ مَلِكِ النَّاسِ ۖ إِلَهِ  
النَّاسِ ۖ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۖ الَّذِي  
يُوسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۖ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۖ



[1] میں پناہ میں آتا ہوں /

پناہ لیتا ہوں

[2] صبح

[3] اندھیری رات

[4] وہ چھا جائے

[5] گرہوں میں پھونکنے

وایلوں یا والوں کے شر سے

[6] وسوسہ ڈالنے والے

[7] جو (اللہ کا ذکر سن کر)

پیچھے ہٹ جاتا ہے

[8] وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے

[9] جو جنوں سے ہے

نوٹ: احادیث میں ان آخری

تین سورتوں کی بڑی فضیلت

آئی ہے۔ جو شخص انھیں صبح و

شام تین تین مرتبہ پڑھے گا یہ

اس کے لیے ہر چیز سے کافی

ہو جاتی ہیں (سنن ابی

داود، حدیث: 5082)



## علامات وقف

ہر زبان میں کلام کرتے وقت وقف اور عدم وقف کا خیال رکھا جاتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بعض اوقات کلام کا مفہوم بدل یا بگڑ جاتا ہے۔ اس کا اظہار گفتگو یا تقریر میں کہیں ٹھہر کر اور کہیں کلام جاری رکھتے ہوئے اور تحریر میں کوموں اور وقفوں وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ قرآن پاک بھی رحمن و رحیم ذات کا معجز نما کلام ہے اس میں بھی کئی مقامات ایسے ہیں کہ اگر وقف کرنے کی صورت میں ان پر وقف نہ کیا جائے یا نہ ٹھہرنے کی صورت میں وقف کر لیا جائے تو مفہوم صحیح نہیں رہتا۔

اس طرح کی خامیوں سے بچنے کے لیے آیات کے درمیان یا آخر میں ایسی علامات و رموز لگائی جاتی ہیں جنہیں ائمہ مفسرین اور وقف و وصل کے ماہرین نے معانی کو مد نظر رکھتے ہوئے وجود بخشا ہے، لہذا قارئین کی سہولت کے پیش نظر ذیل میں ان علامات و رموز کو مع امثلہ درج کیا جا رہا ہے تاکہ عام لوگ بھی قرآن پاک کی تلاوت یا تفہیم میں اس قسم کی غلطی سے محفوظ رہ سکیں۔

یہ گول دائرہ آیہ کا مخفف ہے۔ آیہ کے آخر میں گول تاء (مدورہ) ہے جو وقف کی صورت میں (ہ) پڑھی جاتی ہے، جیسے: آیہ۔ صرف «ہ» کو علامت وقف قرار دے دیا گیا ہے جو دائرے "○" کی صورت میں لکھی جاتی ہے۔ یہاں وقف کرنا چاہیے۔

یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے، جیسے آیت: **إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَالْحَوَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ** (الأنعام: 36) ”حق کو قبول تو صرف وہ کرتے ہیں جو سنتے ہیں، اور مردوں (کافروں) کو اللہ تعالیٰ اٹھائے گا۔“ میں اگر **يَسْمَعُونَ** پر نہ ٹھہرا جائے تو مفہوم بالکل بگڑ جائے گا، یعنی حق کو قبول وہ کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردے (بھی قبول کرتے ہیں)۔ لہذا ایسے مقامات پر ٹھہرنا ضروری ہے۔

یہ علامت الوقف اُولیٰ کا اختصار ہے، یعنی یہاں ٹھہرنا بہتر ہے، جیسے آیت: **قُلْ رَبِّيَ أَعْلَمُ بِعَدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ** (الکہف: 22) ”آپ

کہہ دیجیے: میرا رب ہی ان کی گنتی خوب جانتا ہے بہت تھوڑے لوگ ہی ان (کے حال) کو جانتے ہیں، لہذا آپ ان کی بابت بحث نہ کریں.....“ میں **إِلَّا قَلِيلٌ** پر ٹھہرنا بہتر ہے۔

ج یہ وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے، جیسے آیت: **نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ** (الکہف: 18) ”ہم ان کا حال ٹھیک ٹھیک آپ سے بیان کرتے ہیں، بے شک وہ چند نوجوان تھے۔“ میں **بِالْحَقِّ** پر ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

یہ تین نقطوں والے دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ کہتے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ان دو وقفوں میں سے ایک پر ٹھہرا جائے، جیسے آیت: **ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ** (البقرہ: 2) ”یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقین کے لیے۔“ میں **لَا رَيْبَ** اور **فِيهِ** میں سے کسی ایک پر ٹھہرنا جائز ہے، جب ایک پر ٹھہرا جائے تو دوسرے میں وصل کرنا ضروری ہے۔

صلہ یہ علامت الوصل اُولیٰ کا اختصار ہے، یعنی یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے، جیسے آیت: **وَأَن يَّمْسُكَ اللَّهُ بَصْرَ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَأَن يَّمْسُكَ بِخَيْرٍ** (الأنعام: 17) ”اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ آپ کو کوئی بھلائی پہنچائے.....“ میں **إِلَّا هُوَ** کو بعد والے الفاظ سے ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ص یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ تاہم یہاں تلاوت ختم نہ کی جائے بلکہ مابعد آیت پر تلاوت ختم کی جائے، جیسے: **فَوَيْلٌ لِّلْمَصَلِّينَ** (الماعون: 4) ”پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے“ میں **لِّلْمَصَلِّينَ** کو بعد والے الفاظ سے ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ تاہم اگر یہاں وقف کیا جائے تو بعد والی آیت کو پڑھ کر تلاوت ختم کی جائے۔



استاذ القراء قاری محمد ادریس العاصم رحمہ اللہ

## تلاوت کے آداب اور تجوید کی اہمیت

قرآن مجید ایک منفرد، یکتا اور نہایت مؤثر حیثیت کی معجز نما آخری آسمانی کتاب ہے۔ اس کی انفرادیت، یکتائی اور زیبائی اس کے ہر پہلو سے جلوہ گر ہے۔ اس انتہائی مقدس کتاب کا مخاطب انسان ہے۔ یہ کتاب رب ذوالجلال کی بندگی کی دعوت دیتی ہے، ایمان اور نیکی کی زندگی پر جنت کی نوید سناتی ہے اور بدی کی زندگی بسر کرنے والوں کو جہنم کے شعلوں سے ڈرا کر راہ راست کی طرف لاتی ہے۔ چونکہ یہ رب دو جہاں کا کلام ہے، اس لیے اس کی تلاوت کے آداب بھی نہایت نازک اور اہم ہیں۔ ہم اس کے سوا ہر کتاب ہر حالت میں پڑھ سکتے ہیں، مگر قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہوئے ان تمام آداب کا التزام و اہتمام از بس ضروری ہے جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ یہ وہ آداب ہیں جن کی طرف خود قرآن، صاحب قرآن ﷺ اور حاملین قرآن رحمہم اللہ نے رہنمائی فرمائی ہے۔ انھی آداب و ضوابط میں سے چند آداب درج ذیل ہیں:

✽ **طہارت کا خصوصی اہتمام کرنا** جنابت کی حالت میں اس کتاب مطہر کی تلاوت جائز نہیں، اسی طرح زبانی تلاوت سے قبل وضو کر لیا جائے تو بہتر ہے، البتہ مصحف شریف کو پکڑ کر تلاوت کرتے وقت راج قول کے مطابق وضو کرنا ضروری ہے۔

✽ **تلاوت سے قبل شیطان سے پناہ طلب کرنا** اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

”پھر جب آپ قرآن کی تلاوت کرنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں۔“<sup>1</sup>

✽ **قرآن مجید ترتیل سے پڑھنا** قرآن کریم کا سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ اسے صحیح طور پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے، ارشاد الہی ہے:

1 النحل 98:16

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ ”اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے۔“<sup>1</sup>

علامہ جزری وقسطانی رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ترتیل کے معنی یوں بیان کیے ہیں:

«هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ»

”حروف کو ان کے مخارج سے جملہ صفات کے ساتھ ادا کرنا اور وقفوں کی پہچان حاصل کرنا۔“<sup>2</sup>

اسی طرح عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی نبی ﷺ کا فرمان ہے:

”صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ (اب) پڑھتے جاؤ اور (اوپر) چڑھتے جاؤ۔ اسی طرح

ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جس طرح تم دنیا میں اطمینان سے پڑھا کرتے تھے۔ آخری آیت پڑھ کر تم

جہاں پہنچو گے وہی تمہارا مقام ہے۔“<sup>3</sup>

اس حدیث سے قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا واضح اشارہ ملتا ہے اور یہ بھی عیاں ہوتا ہے کہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی قرآن ترتیل ہی سے پڑھا جائے گا۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے علامہ دانق رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: «جَوِّدُوا الْقُرْآنَ» ”قرآن کو تجوید سے پڑھو۔“<sup>4</sup> اس سلسلے میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص قرآن کو عین اُسی خوبی سے پڑھنا چاہے جس طرح نازل ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ابن

ام عبد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھے۔“<sup>5</sup>

✽ **قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھنا** قرآن کریم پڑھنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ

اسے خوش الحانی سے پڑھا جائے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے دلکش بناؤ۔ بے شک اچھی آواز قرآن کے حسن میں

اضافے کا باعث ہے۔“<sup>6</sup>

1 المزمّل 4:73. 2 الإنشقاق: 258/1. 3 سنن أبي داود، حدیث: 1464. 4 الإنشقاق: 132/1.

5 مسند أحمد: 26,25/1، والسنن الكبرى للنسائي: 71/5، حدیث: 8257. 6 سنن الدارمي: 6.



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے خوش الحان نبی کو بہترین (اور) بلند آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھتے سنا ہے۔“<sup>1</sup>

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور فرمان نبوی یوں مروی ہے:

”جو قرآن کو خوش کن آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔“<sup>2</sup>

ان آیات اور احادیث کی رو سے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن کریم ترتیل اور خوش الحانی سے پڑھے، بہترین لہجہ اپنائے مگر قواعد تجوید کا لحاظ ضرور رکھے۔ اگر خوش کن آواز میں لحن خفی ہو تو وہ مکروہ اور لحن جلی ہو تو وہ حرام ہے۔ مخارج حروف، صفات لازمہ اور حرکات و سکنات میں غلطی کرنے کو لحن جلی کہتے ہیں اور تحسین حروف سے تعلق رکھنے والی صفات میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”احیاء العلوم“ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: ”بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔“<sup>3</sup>

✽ **رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے مطابق تلاوت کرنا** قرآن کریم اس طرح پڑھنا چاہیے جس طرح نبی مکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو سکھایا تھا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کھینچ کر پڑھتے تھے، پھر آپ نے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر بتلایا کہ نبی ﷺ **بِسْمِ اللّٰهِ** کو لمبا کر کے پڑھتے، پھر **الرَّحْمٰنِ** کو، پھر **الرَّحِیْمِ** کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔“<sup>4</sup>

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی قراءت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

”كَانَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً“ آپ ﷺ ہر آیت پر وقف فرماتے۔“<sup>5</sup>

1۔ حدیث: 3502۔ 2۔ صحیح مسلم، حدیث: 792۔ 3۔ صحیح البخاری، حدیث: 7527۔

4۔ إحياء علوم الدين: 351/1۔ 5۔ صحیح البخاری، حدیث: 5046۔ 6۔ مسند أحمد: 302/6۔

وسنن أبي داود، حدیث: 4001۔

## تجوید کے اہم قواعد

- ✽ جو حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں، وہ خوب موٹے پڑھیں لیکن یہ یاد رہے کہ ان کی ادائیگی میں ہونٹ گول نہ ہونے پائیں، جیسے: خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق۔
- ✽ جن حروف کی ادائیگی میں سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے، ان میں سیٹی کی آواز پیدا کریں، جیسے: ص، ز، س۔
- ✽ را پر زبر یا دوزبر، پیش یا دو پیش ہوں تو را پُر پڑھیں اور اگر راساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کی حرکت زبر یا پیش ہو تو بھی را کو پُر پڑھیں۔ اور اگر را کے نیچے زیر یا دوزیر ہوں تو اسے باریک پڑھیں۔
- ✽ لفظ اللہ اور اللہم کے لام سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو اسے پُر اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھیں۔
- ✽ ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی آوازوں میں پائے جانے والے فرق کی خوب مشق کریں، جیسے: ت اور ط، ث، س اور ص، ق اور ك اسی طرح ذ، ز، ض اور ظ وغیرہ۔
- ✽ حروف مدہ موقوف، یعنی جب ان پر وقف کیا جائے تو اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ ایک الف سے زیادہ لمبے نہ ہوں۔ اور آخر میں ”ہاء“ اور دوسرے حروف مدہ بھی زائد نہ ہوں، مثلاً: وَالصَّٰحٰی، سَبِّحْ، فَتَرٰطٰی، قَدْ حَآ، حَتّٰی، ..... ایسا اکثر عدم توجہی کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔

## وقف کے قواعد

- ✽ جس کلمے کے آخر میں ایک زبر، ایک پیش یا دو پیش، ایک زیر یا دوزیر اور کلمے کے آخر میں ہا پر کھڑی زیر یا الٹا پیش ہو اسے وقف کی صورت میں ساکن کر کے پڑھیں، جیسے: فَهٰی کو وقفاً فَهٰی اور بِدَمٍّ کو وقفاً بِدَمٍّ پڑھیں وغیرہ۔